رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERED NO A 783



مطبع لکھنؤ میں چھپ کر باہتمام حکیم محمد ممتاز حسین مالک و ایڈیٹر شائع ہوا

M. H. Khan Artist

ضعیفی دور کرنے کی تدابیر

مع ۲۳ تصاویر

موت کو تو کوئی دور نہیں کر سکتا لیکن اگر کسی کے سامنے ضعیفی دور کرنے کی ترکیب عمل ہی ... چار پائی پر پڑے پڑے کچھ اعضا کو حرکت دیتے رہنے سے بجز قبض کی شکایت اور بھی دیگر بیماریوں کا اندیشہ رہتا ہے اعضا کو کس طریقہ پر حرکت دینا چاہیے اسکے واسطے کتاب میں جو تصاویر دی گئی ہیں کسی استاد کے سکھانے کی ضرورت نہیں پڑتی یہ کتاب یادہ تر بیماروں کیواسطے نہایت مفید ہے جو کہ گھومتے پھرتے ورزش کرنے وغیرہ کا موقع نہ ملنے کی وجہ سے قبض بواسیر دیگر امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ہم نے خود اسکے مطابق ورزش کرکے بہت فائدہ حاصل کیا ہے واقعی اس کتاب کے بموجب عمل کرنے سے بوڑھا بھی جوان ہو سکتا ہے۔ اس کتاب کی صفات دیکھتے ہوئے بھی ہمنے اسکی قیمت صرف ... رکھی ہے۔

ملنے کا پتہ سکھ سنچارک کمپنی متھرا

طاقت ... ہی

[illegible]

بحر امید

[illegible]

پرنسپل گورنمنٹ ... [illegible]

فائدہ نہ ہو قیمت واپس

حب لقمانی

ایک گولی کھانے کے
ایک ہی گھنٹہ بعد قوت

اور ... میں اس غضب کی ترقی پیدا ہوتی ہے کہ بیچینی ہوتی ہے لطف صحبت تو گھنٹوں رہتا ہے مزہ یہ ہے کہ اگر کمزوری بھی ہوگی تو کسی طرح کی تکان نہ معلوم ہوگی بلکہ دم بدم ... میں اضافہ ہوگا ... بے حد ... ہوگی ... ایک گولی کھالیں تو کمزوری دور ... تکان رفع ہو کر طبیعت تازہ ہوجائیگی اور پھر دوبارہ قوت ... ہر مرتبہ ... قیمت ... تین روپیہ ...

منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

شاعری جزویست از پیغمبری

[illegible]

... قیمت ... محصول ...

المشتہر
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

فائدہ نہ ہو قیمت واپس

روغن لقمانی

یہ روغن نہایت لذیذ ہے ایک ہی قطرہ ... لگاکر ...

لطف حاصل ہوتا ہے کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہیں رہتی ... معشوق ... عاشق و معشوق ... ہوکر ... مست و بیہوش ہو جاتے ہیں اگر آپنے ابتک استعمال نہیں کیا ... تو گویا دنیا میں آپنے کچھ کھایا ہی نہیں۔ قیمت ... کوئی دوا ... ہو تو ... قیمت کی شرط۔

منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

جلد ۱۱ نمبر ۴۹

مضامین غیر

(پنجشنبہ ۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء)

مسٹر پنچ کا پوسٹ بیگ

معارضۃ بالمثل

حاجی مسٹر محمد علی نے مالکان تطہیر یعنی اہل نجد کی صاف طینتی کے ثبوت مین شاید کہدیا کہ میرے غسل خانہ کی زمین حرم کی زمین یا فرش سے زیادہ صاف ہے۔ تو وہ ملزم ہوگئے۔ ہائے ہائے روڑ رو۔ وامصیبتاہ واویلاہ۔ واسوا تاہ۔ واکربتاہ۔ حالانکہ اونکا مقصود یہہ تھا کہ نجدی پاکیزگی سے کوئی متاثر نہین ہوسکتے تطہیر حرم کا دعویٰ ویسا ہی ہے جیسے کوئی انگوری طہارت کا دعوے کرے۔

معاذ اللہ یہہ مقصود ایک مسلمان کا ہرگز نہین ہوسکتا کہ غسل خانہ اوس مسجود خلائق سرزمین سے زیادہ پاک ہے مگر اون کا یہہ عذر دہتیون کے نزدیک قابل قبول نہین۔ اچھا حضرت آپ اونکا یہہ عذر نہین مانتے تو والدہ مرحومہ حاجی محمد علی کی تہمین جو خواجہ انا راشد بر ہانہ نے فرمائی ہے اوسکی تاویل بھی قبول نہ کیجئے۔ چنانچہ لالہ نوندہ رائے آنجہانی کی چار سالہ صاحبزادی کو اوسکا سسرا پہلے نہین لے گیا اور اونکے شش سالہ داماد نیز اپنے لڑکے کو لے گیا دوسیر اونھون نے شکایت کا خط لکھا۔

سدھی صاحب خداوند خدا اوتکان سلامت۔ بعد رام رام خلاصہ مرام آنکہ شنیدم کہ شما برخوردار خوردار در ہجوم مذہبی میلا بردند و برخورداری مرانہ بردند۔ این چہ بردندگی بود کہ یکے را بردند و دیگرے رانہ بردند۔ اگر بردندگی بود ہر دو را بردند۔ و الا یکے رانہ بردند۔ گر این گونہ بردنی دور از انصاف است۔ اور۔ اینجا تب بھی ہم پرستان نجاری سے جو کہ مسلسل کذب اہل قلم دیکھ رہے ہین اور پھر بھی دام تزویر مین گرفتار ہوکے ایک کو سائی دوسرے کو بدھائی دیتے رہتے ہین یہی کہتے ہین۔

این چہ گوئید نی دگفتنی است کہ یکے را می گوئید و دیگرے را نمی گوئید۔ اگر گوئید نی است ہر دو را گوئید ورنہ کسے نہ گوئید۔ تاویل اول برنیت است و نیت ہر دو پاک نمیدانی؟

راقم۔ معارض

رات پی زمزم پہ مے اور صبحدم دھوئے دھبے جامۂ احرام کے

لیجئے مولانا پنچ! اب تو حرم مین شرابین اڑنے کا سامان ہوگیا۔

ساقیا لا کہ بہار آئی ہے
لا پیالا کہ بہار آئی ہے

اے حضرت خالی دنون مین نہین بلکہ عین موسم حج مین۔ اب اسکی ضرورت نہوگی کہ؎

بعد توبہ کے بھی ہے دل مین یہ حسرت باقی
دے کے قسمین کوئی اک جام پلائے ہمکو

اک زرا سا تارش گیا اور سیدھے ڈاکٹر محمد نجیب حمدی رسانی۔ کے سیکرٹے یعنے ہاسپٹل مین داخل ہوگئے؎

رات کو خوب سی پی صبح کو توبہ کرلی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

اہل نجد تمام مسلمانون کو خیرخواہی خلق کی یون باگین دکھاتے ہین کہ جنے ڈاکٹر صاحب موصوف کو جو امراض گوش وبینی وگلو مین دستگاہ خاص رکھتے ہین تحفظ صحت حاج کی خدمت پر مقرر کیا ہے اونھون نے شام سے بیس ڈاکٹر بلائے ہین اور فرانس سے متون دوائین منگائی ہین اب تو نہین ہماری تہذیب و تمدن مین کوئی شبہ نہین دُنیا بھران دواون کی طہارت سے بخوبی واقف ہے۔ کوئی گیلی دوا اسپرٹ یا الکوہل سے خالی نہین ہوتی (بلا استثنا) اب دھڑ ادھڑ کاگ کھلینگے عجب نہین کہ وہ مان سے صفا و مروہ مین عمدا اونٹ سے گرکے ٹانگ توڑین اور ساقی صفا کیش سے کہین؎

ہوا ہے عذر رنگا رنگ بہت سے گلگون کا پیانہ
رہے لاکھون برس ساقی ترا آباد میخانہ

کیا کہنا اوس شراب سفت کا جسے قاضی بہدر نے حلال کیا ہو؎

قاضی صاحب کے اجتہاد پائی
اسپرٹ دانم گیلیسائی
حاجیو یہہ نہین کوئی بدعت
گر وڈٹ ڈٹ کے بادہ پیائی
مے گساران بچشم حق نگرید
اسکو کہتے ہین دہر پیسائی
بجاگی امریکہ سے جو دختر رز
پہونچی کعبے مین بن کے ٹھنڈائی

یہہ خبر "الاہرام" مصری کا خداخبار کے مخبر خاص نے لکھی ہے۔ چونکہ آجکل ہر خبر کے صدق و کذب کا مدار مدعا علیہ کے اقرار وانکار (للنفس) پر ہے لہذا لاہور ولکھنؤ سے یارون کو تار بھیجنا چاہیے کہان؟ اجی بمبئی اور کہان۔ کسکے نام؟ شرعی اکسائز انسپکٹر حضرت الفضل کیخدمت مین۔ وہ کیا کرینگے؟ یہین سے بیٹھے بیٹھے حافظ وصبا سے توبہ دہمہ ایمانی آبکاری کے محکمے دارت استفسار کرینگے؎

حافظا این مے پرستی تا بہ کے؟
مے ز تو بیزار دستان نیز ہم

یا حافظ کیا یہہ خبر صحیح ہے؟ ہندوستان کے مسلمان کمبخت سخت نکتہ چین و مفسد ہین ارے بھائی چپ کے پیا کرو۔ حافظ جی جواب دینگے تم تو کچھ گھانس کھاگئے ہو۔ ولایتی نمک کھاتے ہین تو ولایتی پانی پینے کو کیا ہوا۔ اون لوگون سے جو اس قسم کے بیہودہ خیالات کی نشر و اشاعت کر رہے ہین کہدو جب تک ہمارے دلون مین ذرہ بھر بھی خوف رہیہ نہین معلوم کسکا خوف) باقی ہے ہم سے ایسے کامون کی ہرگز ہرگز توقع نہین کیجاسکتی۔ توبہ؟ ارے بھائی ان دواؤن کی تطہیر ہوچکی ہے۔ وہ در پانوش بحر نجی ذرہ دی کشش میخانہ فریخ جو بجا ہین ترک کی فوج کا مصنوعی سردار بن کے رجحان فوج مین

قانون حال کے رو سے کوئی بڑا عہدہ دار عرب امیر یورپ یا ترکون کو دعوت دیتا رہا۔ پھر شام کی وجہی وزعمی خلافت کمیٹی کا سکرٹری اعتنائی تونیق ہے شریف اور جسکی شان میں کسی شاعر نے پہلے ہی سے کہہ رکھا ہے

شریف مکہ وہ ہے جنکے دیکھو وہ ندھ
شراب ناب سے نہیں کے کنویں کا پانی ہے

ایک شخص نے پوچھا کہ خمر بالکل نجس ہے۔ قسم ہے جو جو یہاں کسی نے ایک بوند بھی پی ہو۔ جہاں ہو وہ اپیتے ہیں کیا اعتراض ہے یون قسم نہیں پی ہوں قسم نہیں پی۔ تمہارے بیٹے نے پیا ہو جو شراب بیچ کے کچھ بھی پیا ہو۔ دستخط ابن العباس طرابلسی۔ عبد القادر دار و فتری جانشے شراب الدین مرحمت گئی۔ مولوی محمد اکبر اور محمود دی ... خلفت المسوا شراب آبادی جاتی نکر رہی ہے بوری جلسے بیان کے لوگون کو اطمینان ہو جائیگا اب بے ظلمے دور تطہیر صحن حرم میں ہوگا جام شراب ہی سی شیشی اور خم بیٹھی ہی سہی۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ روایتون کی خبرین ضعف وضعت داخل ہے۔ ایک محدث اور ایک نصرانی کا ایک سفر میں ساتھ ہوا۔ عیسائی نے شراب کی صراحی نکالی محدث نے جیب سے ادھا لی عیسائی کہنے لگا یہ شراب ہے۔ محدث نے کہا کہ تو عیسائی ہے غیر مقبول الشہادۃ۔ تیری بات کا اعتبار کیا دوسرے یہ کہ خبر واحد ہے۔ عیسائی نے کہا حضور یہ میرا حبشی غلام ابھی اس کے شراب خانے سے لایا ہے۔ فرمایا اب تو اور بھی دھوکے میں ضعف ہو گیا۔ راوی نصرانی حبشی۔ لاحول ولا قوۃ یہ سند اور پھر مسلمان کے مقابلہ میں کبھی قطعی اور لائق نہیں ہو سکتی غرض صراحی اوٹھائی اور ایک جرعہ پیٹ میں اوتار لیا۔ لہٰذا مذکور محدث جب تک بھی ان نصرانیون کے قول کا اعتبار کرینگے جنہوں نے پیرس سے پارسل بھیجے ہیں کہ اس میں الکوہل سے امپیریل اسپرٹ آف وائن ہے اور اس میں شامپین ہے اس میں رم ہے اس میں ... جسکی ... جناب قاضی و محدث کو ضرورت ایک مسلمان ڈاکٹر کی تب سوء ظن کی ہے۔

یارو مسٹر کبھی فکر ہو رہے ہیں آؤ تمام عمر کی بوتلیں ساقی لاؤ تو شیشے میں جو چیز ادغا ہے کو دیکھ سکے اور سے ہاتھ اوٹھائو زاہد! دل تو ہار گیا و شفیت کے چاہے چکیں ادا کرکے گھر جاؤ سے

خوش باد کہ ایام غم خواہد ماند
آنچنان بہ سیر ... غم خواہد ماند
راقم۔ مکذب

دروغ گو را حافظہ نباشد

ماہ اکتوبر سے شہر میں شبچی طیار ہوا

مرزا اپنا ... رنگ دانے کے تجربہ کار بھی کیا بچی بڑی ہی ضبط ... آپ ہی بات کہتے تھے کہ جو کوئی جھوٹ وعدہ کرے مگر تو ہم جو کچھ اکی زبان سے نکلا وہ پھر بٹتا نہیں کتا۔ آپ دیکھیے کہ یہ کوئی منقد جبلی مگر ایمان۔ کو جتنی ہوں دلیلیں سب سرے سی نقیب سے وابستہ ہیں۔ ادھر دکیل نے ادگے بیچ واقعات مرد عورت کے دو بچے مین دیں اور دعرہ ودد عورتی کا پورا نقشہ یا تو ابر ال بچی سوہر گریان ہوی اور ادھر اپکیون سے کہ فرش ہوگی آپ جانتے قصہ تو ہیں کبھی ہر سے کا ورد لگو ہوتا ہے کبھی سوئی کا بھالا بنا یا کبھی شمشیر نسبت سی کو خلال ثابت کرکے دکھایا۔ جیزی بری کے تذکرہ میں سامنے ونت ... بری کو ... کا دلیفہ ثابت کردیا۔ جھوٹ کی ذہانتی شکلیں اسطرح جیسی کہیں گو باد دست کا سبا گمراہ جھوٹون کی نسل سے ہے۔ خود جھوٹی ہی مین اپنی خواب دیکھتے ہیں کلوں کا ... جو بہادر کو کے جان لیتی ہے مگر فرضی ہیرو کی شمشیر شکاری کو ایسا سمان باندھتے ہیں کہ شاید کوئی مورخ یا شعبات بھی نکات جلادت کی ایسی توضیح نہیں کر سکتا۔ خود کسی کو دینے کے نام کی ایک بھی نہیں دی مگر انکا ہیرو سخاوت میں حاتم طائی کا آتا ہوتا ہے۔ الغرض کوئی عجیب بات نہیں اگر مسٹر نکا کرسٹی لندن کی ... افسانہ نگار حافظہ کا قصہ بھول گئی اور ... ہی یاد نہ رہا کہ اوسکا ... کون ہے۔ اوسکا شوہر کیان ہے اور اوسکا نام کیا ہے وہ موٹر پر سوار ہوئی اور گھر سے اس طرح غائب ہوئی کہ گویا زمین کھا گئی وہ ایک ہوٹل میں نام بدل کے رہنے لگی۔ یہ بیرا حال اب تو پولیس کی ہیئت میں جو یہ چھوٹے۔ تو دو رات مین دو ورنہ اخبارون کا لندن میں تصویر یں چھپیں

حلیہ پولیس کے گئے جیسی بدل بدل کے ہر گوشہ ہر زاویہ مین تلاش کرنے لگے۔ یہ شناس کئے بہیجے گئے۔ شوہر پر شبہہ دارد وجہ گم کردہ نے قرطاس بار بار ... کی سولہ شکلون میں سے جب نکلی ایک سترھوین شکل نکلی جیسکا ہم ہے زوجہ الثانی درس ... ہزار والنٹیرون نے کونا کونا چھان مارا۔ مگر بی صاحبہ نہ جہنے کی بل میں تھیں۔ نہ شوہر کی جیب میں۔ نہ پولیس کے داغ میں۔ نہ اپنے آپ میں۔ نہ قصص کے صفحات میں۔ لندن میں اخبار کی ضرورت ہے جدت ہے چنانچہ جیسی ہوٹل میں آپ جلوہ فروز تھیں وہ ... مالکون نے اخبارون کا ملاحظہ آپ کی تصویر کبھی اور نقل مطابق اصل پائی تو پولیس کو خبر دی کہ اس حلیہ کی ایک مسافرہ یہاں موجود ہیں۔ تاہم آفتاب ... میں ہوٹل والون کی ... ہوتی ہیں۔ ... ہیں ... جگمگاتی ہیں۔ شوہر صاحب کے سو کے دعوت پانی پلا شناخت کی غرض سے ہوٹل پہونچے زوجہ محترمہ نے یہی حمایت کی کہ غریب شوہر کو قائل ہوئے نہیں ملا کسی سے کہا صورت آشنا ہے کہیں سے کا چہیتا ہے۔ بہر حال نسبت قائم رہی رشتہ منقطع نہیں ہوا۔ ازار بند ہی رشتے سے ... قریب۔ رشتہ بھی قریب ہے۔ ماہرین علم النفس کا خیال ہے کہ اس ناول قصہ نگار نے اپنے ہوش میں غالباً اس قسم کے پلاٹ تیار کیے ہونگے جن میں کوئی ہیروئن خاوند کو جانی بنانے پر مجبور ہوئی ہوگی۔ حافظہ کی لوح پر یہ نقش بہ نسبت دیگر نقوش کے زیادہ اوبھر گیا۔ اب متنبہ کرنے والی سوئی انھیں نقوش سے ٹکراتی ہے اور سے

شوہر کی جگہ اون کو بھیا نظر آتا ہے

اب سنیئے یہان تو حافظہ کی لوح محو و اثبات پر جیسا کے سوا کچھ نہیں رہا اور دہان سے
لوگون کو شگوفہ ہاتھ آیا!

کوئی بدلے ہوئے نام پر اوترے تو ذرے کستا ہے۔ کوئی حکومت پر آنکھیں نکالتا ہے کہ آخر یہ ہزارہا روپیہ جو تجسس و تلاش میں صرف کیا گیا یہ کس قانون سے درست ہے؟ میان بھائی سے کہو کہ

وہ اپنے ہاتھ سے مصارف کا حساب چکا گئیں۔ شوہر صاحب کہتے ہیں کہ بندے کا قانونی مشیر کہتا ہے تم ڈبل نہ دو۔ ایک بیٹھے بیٹھے لکھو جانے والی مادہ ناول نویس ہر قسم کی ہمدردی کی مستحق ہے۔ کیا ہوا جو ہزاروں رت کی تباہ ہو جانے والے بندگان خدا پر محکمۂ پولیس نے کبھی اتنی توجہ نہ کی۔ بات غیر معمولی ہی سہی۔ مگر کہنے کا تھا کہ روہیرعرف کو سنتے ہیں کہ ہوٹل کی گدی کے چور دروازے سے اپنے دیور جیالی اور شوہر کے ساتھ نکل جانے کے بعد ہی حافظہ گدی میں چھر سما گیا۔ ڈاکٹری امتحان سے افاقۂ مرض کی امید قوی ہے۔

مس ذکیہ سلیمان
اور
بیگم عطیہ رحمن

گزشتہ ایام میں مصر سے ایک گیسو بریدہ نقاب دریدہ دہن گشادہ حیا باوردہ بیگم نے ہندوستان آکے اپنی آزادہ روی کی ہاگی کچھ اس طرح دکھائی کہ ایک زاہد صد سالہ پیر فرسودہ کے دل مردہ میں بھی غضب کا ہیجان پیدا ہو گیا۔ چنانچہ کلکتہ کے عصر جدید (مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء) میں مضمون تو کچھ ایسی تسیدات کے ساتھ شائع ہوا کہ راقم کو حیرت ہوئی اور یہ خیال خام دل میں خطور کر گیا کہ شاید یہی "خواجہ بانو کے لیے" میں بسیرے کا وردادو گھنے والا ہے مگر بخیر گزشت در مضمون کے دلچسپ ہونے میں شبہ نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ "ذکیہ سلیمان کے ...... سر کے بال انگریزی فیشن لینی چھوٹے ہیں۔ جن کے لچھے بنا کر رخساروں پر نمایاں کر لیے ہیں۔ ...... کیا عجب ہے کہ "لکتری والشذی" زلفین دیکھ کے حضرت نے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا ہو اور وہاں لمبے لمبے بالوں کی جھاڑی میں ہاتھ اولجھ کے رہ گیا ہو۔ اور اس میدان تاریک و باریک میں مدوجزر زیادہ ترقی کرتی محسوس ہوئی ہوں۔

لکھتے ہیں: "ذکیہ چاندی کی مورت ہیں مگر سیماب کے جسم میں بیٹھی ہوئی ہیں اس لیے ہر حرکت میں اضطراب ہے"

یہ ایک بلیغ اشعار ہے ؎

قمر ہو یا بلا ہو جو کچھ ہو
کاشکے تم مرے لیے ہوتے

مگر غالب کی طرح اُنھوں نے دوسروں کے دل سے یہ نہیں دریافت کیا ؎

نہ شعلے میں یہ کرشمہ نہ برق میں یہ ادا
کوئی بتاؤ کہ وہ شوخ تندخو کیا ہے!

فرماتے ہیں: "یورپ کے فیشن کی لطافت ان کے جسم کے ہر حصے سے فوارے کی طرح اُبلتی ہے اور اپنی پھوار چاروں طرف برساتی ہے کوئی قریب والا بھیگ جاتا ہے کوئی نہیں بھیگتا"

یہ شاید حاجی محمد علی کے سنگین دل کی طرف اشارہ ہے جو ہم نشینی کے باوجود چکنے گھڑے ہی رہے۔ فوارے کی بوندیں پڑیں اور پھسل گئیں اور اون پر مقناطیسی انداز سے بدن کو جھکولا دینے اور تمام دُنیا کے حُسن مجسم کو چہرے پہ سمیٹ کر اور رعنائی کو اپنی آواز سے آمیز کرنے" کا اثر مطلق نہ ہوا۔ ہائے بڑھاپا! ہائے زاہد بیلس!! ۔ اگر اس جملہ میں فوارے کی جائے وقوع اوسکی مساحت (پیمائش) اوسکی شکل اقلیدسی اور اوسکے پانی کی لطافت بھی واضح کر دی جاتی تو فقرات مذکورہ بالا کا دیکھنے والا زیادہ اُلجھن میں نہ پھنستا۔

فرماتے ہیں: "کہ مولانا محمد علی نے فرمایا مس ذکیہ قرآن بہت اچھا پڑھتی ہیں میں نے ذکیہ صاحبہ سے کہا تو کچھ سنائیے اسکے جواب میں مس ذکیہ نے ایسا فقرہ کہا کہ اگر سننے والوں میں کوئی شاعر ہوتا تو غش کھا کر گر پڑتا ...... انھوں نے کہا کہ اگر لوگ میری طرف نہ دیکھیں تو میں پڑھوں"

یہ تمہید شاید اوس دوسرے کی ہے جو آجکل حاجی محمد علی صاحب کے فنشی اور شاعر ہونے کے متعلق بہت زور شور سے جاری ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ مس ذکیہ کی یہ فرمائش بے تعمیل رہی اور مضمون نگار صاحب کو ظاہر کرنا پڑا کہ "سب نے (بلا استثنا) ضرورت سے زیادہ ان کو دیکھنا شروع کیا" "ضرورت سے زیادہ دیکھنے" کو اگر "محروم نگارا" سے تعبیر کیجئے تو بہتر ہے۔ "عشق اللہ یار اعشق اللہ" ؎

رو ئے خوش دو آواز خوش دارد ہر کہ یابد
بنگر کہ لذت چون بود محبوب خوش آواز را

صورت کی تعریف پہلے ہو چکی اب آواز کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"ان کی آواز میں زور اور استحکام کم ہے مگر لوچ اور سوز اور لہریں بہت ہیں"

طبیعت کا انداز یوں بیان ہوتا ہے:

"ذہین و ذکی و شوخ و طرار ہیں ...... ان کے خیالات آزاد ہیں ...... (دہلی کی ترجمہ) دہلی کے باشندے اسکو دتی بولتے ہیں اسے لینے دل لینے والا شہر) اس فقرے سے وہ بہت متاثر ہوئیں۔ معلوم ہوتا ہے اون کا دل شاعرانہ ہے"

ان فقرات میں متاثر ہونے کی توضیح نہیں ہے لہذا نتیجۂ کلام ظاہر نہیں ہوتا۔ اگر کسی پُرانے شاعر کے دل فروشی کا مشہور واقعہ بھی لکھ دیا جاتا تو کلام بے نتیجہ نہ رہتا یعنے شاعر صاحب نے کوچۂ دلدار میں صدا لگائی ؎

ایک دل بیچتا ہوں ہے کوئی لینے والا

دلفروشی کی صدا سُن کے دلدار صاحب باہر نکلے اور خوب سا دیکھا بھالا پھر جواب دیا ؎

دل یہ بوڑھا ہے ہٹا میں نہیں لینے کا

ارشاد ہوتا ہے: "اسکے بعد صفدر جنگ کا مقبرہ دکھایا وہاں اونھوں نے ایک گپتی لکڑی خریدنے کی خواہش کی۔ میں نے کہا کیا آپ جہاد کرنا چاہتی ہیں۔ ہنس کر کہا ممکن ہے"

سوال کی بار یکی پر ناظرین کو ملتفت ہونے کی ضرورت ہے گپتی خریدتے اور ہنستے دیکھ کے اگر کوئی نوجوان دل باختہ ہوتا تو اسے شوق شہادت ضرور چرّاتا اور سینہ تان کے یہ کہتا ہوا آگے بڑھتا ؎

شوق سے گپتی چلاؤ تمہیں ڈر کس کا ہے
سینہ کس کا ہے ذکیہ یہ جگر کس کا ہے

مگر پھری وعدہ عیب ؎

دھکی میں مر گیا جو نہ باب نبرد تھا
عشق نبرد پیشہ طلب گار مرد تھا

حسرت کا مقام تو یہ ہے کہ "۔۔۔ وہ قطب مینار کے اوپر تک گئین مگر مین نہین گیا۔ کیونکہ مجھے زینہ پر چڑھنا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے۔"

کسی ظریف شاعر نے ایک واقعہ بیان کیا ہے ؎

پاس آئے زنانے اور وہ مس تک نکل گئے
موٹر کے نیچے ہم بیٹھے ارمان نکل گئے

آپ اس موقع پر یون کہہ سکتے ہین ؎

وہ تو گشت کرتی رہین قطب کے مینار پر
ہائے میری ہوس مرا پیشاب بارمان سمیت
ہائے ہائے

حسرت ہے اس ضعیف ستم کش کی روح پہ
تھیا جسے چڑھا نہ سکے اونچی لاٹ پر

پھر فرماتے ہین: "اسکے بعد اونھون نے مصری شعرا کے اشعار سنائے ۔۔۔۔ تمام راستے مین اشعار سناتی رہین۔"

یہ فقرہ بھی مبہم ہے۔ معلوم نہین اشعار عاشقانہ تھے یا اخلاقی دل کا جوش بڑھانے والے تھے یا ولولے بجھانے والے۔ اور اس مضمون کا بھی کوئی شعر تھا یا نہین ؎

رندی و ہوسناکی در عہد شباب اولیٰ

آخری فقرہ یہ ہے: "میرا خیال ہے کہ مس ذکیہ یورپین فیشن کی سیپ مین چھپا ہوا اسلام کا سچا موتی ہین یورپین پردون کی چھتری ہین جس کے اندر ایک معصوم اسلامی روح ہے۔"

واضح رہے کہ جناب مضمون نگار نے اس عورت کے بارے مین کسی مقام پر کوئی "بزرگانہ لفظ" استعمال کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہو کہ ایک بزرگ صوفی ایک اجنبی نامحرم عورت کی تحسین کر رہا ہے جو اس کے سامنے کی بچہ ہے نہ ایسا لہجہ اختیار کیا ہے جو بزرگانہ شفقت ظاہر کرتا ہو۔ ایک نامحرم اجنبی عورت کے حسن و جمال کی تصویر یون کھینچنا کہ شوخ ہے طرار ہے چالاک ہے بیباک ہے۔ فوارہ سے چھوٹتی ہے نسائیت سے جھگتی ہے۔ تمام دنیا کے حسن بہتر کو اپنے لبون کی جنبش کی دھن مین سمیٹ لیتی ہے۔ کیا اسلامی اخلاق مین داخل ہے؟

آخر مین "معصوم اسلامی روح" کہہ دینے سے تو شناعت مذکورہ بالا الفاظ کی دفع نہین ہوتی۔

اہل کتاب کی عورتون کو اپنی زینتین چھپانے کا حکم دیا گیا ہے یہ حکم بائبل مین بھی موجود ہے قرآن مین بھی۔ بال باتفاق فقہا و علما "زینت" مین داخل ہین۔ یورپ کی عیسائی عورتون نے یہ سمجھ لیا کہ زینت کا بڑا جز بال ہی ہین لہذا ان کو چھپانے کی ضرورت نہ رہے اور انھین کی تقلید مین ذکیہ نے بھی بالون کا حجاب اٹھا دیا۔ اگر اس طرح دوسری قسم کی زینتین مثلاً "سرمگین آنکھین" جنکی توصیف مضمون نگار نے کی ہے اور انکے شعرا بھی کہہ گئے ہین ؎

[illegible]
[illegible]

چھوڑ دی جائین۔ مردون کی قوت فعالہ کو زنانی قوت انفعال کی طرف بحالت اضطراب دست درازی سے روکنے کی کوئی تدبیر کر لینی نہ ہوئی کوئی احتیاج اس قانون اسلامی کے اوٹھا دینے مین باس خاطر ذکیہ سلیمان خود مرد ہی اپنی فعالہ قوت مین تانت باندھ کے خانہ نشین ہو جائین کہ فعل و انفعال کا آمنا سامنا ہرگز نہ ہو سکے۔

غور کرنے کی بات ہے کہ اسلام نے قوت فاعلہ کی عقل پر غالب آجانے والی غیر معمولی تیزی کو پردے کے ذریعے سے روکا ہے۔ ایسے مین یہ ڈھکنے عنوان سے محرمات کی یکجائی بھی مقدور قرار دی ہے۔ مگر مس ذکیہ اس قانون کو پامال کرتی ہین۔ مفاسد کا خزانہ کھولتی ہین اور ایک معمر صوفی کا دل یون لبھا لیتی ہین کہ وہ اس اسلامی معصوم روح والی تتلی کے اوصاف کا قصیدہ پڑھ پڑھ کے مولے بڑھانے لگتا ہے۔ پھر بھی متنبہ نہین ہوتا۔

معزز روزنامہ اکالی امرتسر نے تیسری اور چوتھی نومبر کے "اکالی" مین اس تتلی کی تھرتھراتی ہوئی پرواز دکھائی ہے۔ یہ کہتی ہے کہ ہمارے ملک کی عورتین ہندوستانی عورتون کی طرح غلام نہین ہین۔ وہ بغیر کسی جھجک کے جلسون مین شامل ہو سکتی ہین۔ یہ بالکل غلط خیال ہے کہ مذہب اسلام ہم پردہ کا محرک ہے۔ مذہب اسلام کی رو سے عورتین بہت آزاد ہین ۔۔۔۔ حضرت محمد کی بی بی عائشہ کیسی تعلیم یافتہ تھی۔ آپ نے اپنے خاوند کی موت کے بعد خود کتنی بڑی فوج کو مرتب کیا ۔۔۔" مگر مضمون نگار صوفی صاحب نے اسے نہین سمجھایا کہ حضرت عائشہؓ ہمیشہ پردے مین رہین اونھون نے معاذ اللہ کبھی بال نہین ترشوائے جب جنگ جمل مین اونٹ پے ہوا تو اونکے بھائی محمد بن ابی بکر جو اونکا ہاتھ چھو سکتے تھے اونکے پاس گئے کوئی دوسرا اونٹ سے گرتے دیکھ کے بھی قریب نہ جا سکا یہانتک کہ اونکے داماد حضرت علیؓ بھی دور ہی رہے۔ اور محمد ابن ابی بکر نے عبا اونھین اڑھائی۔ کمبخت تو اونکی تقلید پردے کے بارے مین کیون نہین کرتی۔ اگر عورتین اسلام مین اتنی ہی آزاد تھین تو کیون حضرت عائشہؓ نے بھائی کو نہ پہچان کر اپنے ذلیل سے ہاتھ مس کرنے والے کے حق مین دعائے بد کی۔ اسلام کی تاریخ اوٹھا کے دیکھو عورتین اپنے گروہ مین آزاد ہین۔ مرد اپنے ہم جنسون مین آزاد ہین۔ عورتین مردون کے گروہ مین پابند ہین۔ مرد عورتون کے گروہ مین۔ جہان عورتون کو حکم دیا گیا ہے "یغضضن من ابصارہن" وہان مردون سے بھی کہا گیا ہے "یغضوا ابصارہم" اپنی آنکھین بند کرو یہ غلام ہے۔ مصافحہ یہ معصومیت کے ساتھ بوسہ بازی یہ وصول جھگڑ اسلام کا شیوہ نہین ہے۔ یورپ والون کو مبارک ہو ؎

لڑکی وہ جو لڑکیون مین کھیلے
نہ کہ لونڈون مین جا کے ڈنڈ پیلے

تمام مین مردون کی جماعت الگ عورتون کی جماعت الگ ہوتی ہے۔ عورتین اسوجہ سے خانہ نشین کر دی گئین کہ مرد اونکے نفقہ کے ذمہ دار ہین اور معاش کی تلاش اون پر واجب ہے۔ اسلیے اونھین کمانے دو اور تم گھر کی مالک بنی بیٹھی رہو کیا یہ غلامی ہے؟

اسکے علاوہ مردون پر جہاد واجب کیا گیا عورتون سے یہ ساقط ہے لہذا اونھین باہر نکلنے کا حکم دیا۔ ایک سمت ایک قسم کی ذمہ داریان ہین، دوسری طرف دوسری قسم کی۔ مساوات و عدل مین اس سے رتی بھر فرق نہین پڑتا۔

خیر اب حضرت صوفی کو چھوڑیے اور دوسرا قصہ

آنریبل رگ ٹیل سوامی مولوی نفاق آنند پریسیڈنٹ مذہب نمبر ۱



مرغ شکستہ پر ہے۔ کندہ ہے اور تبر ہے
کیوں اے جناب لیڈر۔ اب کونسی کسر ہے

سوامی مولوی نیہ اشاؤن کردہ ؟

کانگریس: قضا ہر ایک اس ذات سے آسکتی ہے۔ بسم اللہ۔ گردن از مو باریک تر!

صرف ایک دن کے لئے رعایتی اعلان ۲۰ دسمبر کو یاد رکھیں

نصف قیمت

نصف قیمت کے علاوہ دیگر شاندار رعایتیں

[illegible]

مشتہر منیجر کارخانہ پیسہ اخبار لاہور

صنعت و حرفت کی کتابیں

حصہ اول ...
دوم
سوم
چہارم
پنجم
ششم
ہفتم

[illegible]

زراعت و باغبانی

[illegible]

مذہب اسلام

[illegible]

سفرنامے

[illegible]

تذکرات و سوانح عمری

[illegible]

حفظان صحت و طب

[illegible]

تاریخی معلومات

[illegible]

ناول و قصے

[illegible]

لطائف

[illegible]

۲۰ دسمبر کو یاد رکھیں

پر غصہ سیجئے۔

مس ذکیہ سلیمان تو گئیں مصر گر نام کا قافیہ ملانے لکھنؤ تشریف لائیں بیگم حفیظہ رحمٰن۔ بقول ہمدم مورخہ ۱۸ دسمبر وہ یہاں کی مسلمان خواتین کو قومی و ملکی دینے سیاسی فرائض کے احساس پر بیدار اور خصوصاً لڑکیوں کی تعلیم کو براہ راست اپنے ہاتھ میں لینے پر آمادہ کرنے کے لیے سخت جد وجہد کر رہی ہیں۔ انھیں مس آئی خان کے ساتھ یہاں نہ صرف نارواداری بلکہ سنگدلی کا برتاؤ ہونے کی شکایت ہے الخ۔۔۔ کوئی پوچھے کہ بیگم صاحب جب تلاش معاش مردوں پر واجب ہے اور وہ قانون کے رو سے جورو کے خرچ و ستر رہنے کے ہیں تو غلام وہ ہیں یا عورتیں!۔ واجبی تعلیم کا حق جو اولاد کو صحیح الارادہ پکا مسلمان بنائے عورتوں سے نہ کبھی شرعی قانون نے سلب کیا نہ کرتا ہے۔ مگر اپنی حد سے نہ بڑھئے۔ اور اوسی حق کو طلب کیجئے جو اسلام نے دیا ہے۔ اگر فاتح ہونے کی حیثیت سے یا ہندوستان میں لڑکیوں کو بجبر چھین لینے اور تلوار کے ذریعے ناتج العروس میں بیٹھنے کا رواج نہ ہوتا تو یہاں کے مسلمان عورتیں بھی عرب و مصر کی طرح حدود شرع کے اندر اچھلتی کودتی نظر آتیں۔ تنازی از حدود شرع تیموری خاندانہ رعب قائم رکھنے اور میل جول میں فاتحانہ غرور کو صدمہ پہونچنے کی مصلحت سے بڑھائے گئے تھے۔ تعلیم عام ہو جانے کے بعد اگر طائفہ یورپین طرز کے حقوق حاصل کرنے کا ارادہ نہ کیا جائے تو یہ قیود بغیر کسی ناچاقی کے آپ سے آپ برطرف ہو جائینگے۔ برقعوں کی تجارت میں ترقی ہے۔ کہار ڈولی کلکٹر ہیں ڈولیوں کی جگہ عام موٹریں ہیں۔ تانگے اور انکے والوں کی ہم نشینی عام ہوتی جاتی ہے۔ پالکی گاڑیوں کا رواج بالکل اٹھ گیا۔ وہ دن دور نہیں کہ موٹر کا انتظام زنگی بائسیری گر رفتہ رفتہ سب کچھ ہوگا۔ ورنہ جھگڑے بد دل ہونے اور فساد و غدر برپا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ دختر بے حیائی کا خوگر ہو کر بہت ناگوار ہے سہ

گلی کبھی بند دری تھی سو اک بات ہوگئی
جھڑکی تو مٹر توں سے مساوات ہوگئی
باقی جو بار کھائی تو گھن لینا ایک دن
جو گلی میں اپنی یہ اوقات ہوگئی

راقم سید جعفر حسین مخمور

اودھ پنچ ۱۵ دسمبر کے مسلم راجپوت کو بھی ملاحظہ فرمائیے۔ اس میں لکھا ہے کہ جب سرکار عالیہ بیگم صاحبہ بھوپال مسلم انٹرمیڈیٹ کالج کا معائنہ کرنے گئیں تو انکے



"اب بندہ آمادہ بہ صلح ہے۔ آؤ جس کا جی چاہے"

تشریف لیجانے کی وجہ سے شہر کی بہت سی بی بیاں بھی شریک ہوئیں ان بی بیوں میں مسلم یونیورسٹی کے ایک مسلمان پروفیسر کی بی بی بھی تھیں جن کے سر کے بال رضا کی عنایت سے کٹے ہوئے تھے اور مردوں جیسے تھے۔۔۔۔ جب سرکار عالیہ کی نظر پروفیسر صاحب کی لیڈی کے بالوں پر پڑی تو سرکار عالیہ کو نہایت ناگوار ہوا اور معقول طریقہ سے یورپین لیڈیوں کی اندھی تقلید کی مذمت فرمائی۔ انھیں میں ایک لڑکی بقدر اونچا پاجامہ پہنے تھی کہ پنڈلیاں کھلی ہوئی تھیں۔ اسپر بھی سرکار نے ناخوشی کا اظہار فرمایا۔

معقول مذمت کیا ہوگی! بی بی نہ (بزبان پنچ) کہ بی بی تم تو پہلے وحش ہو مجنوں نقش کیوں ہوگئیں۔ مجنوں کی آشفتہ سری نے تم پر کیوں کر قبضہ کیا۔ ذرا آئینہ لے کے صورت تو دیکھو۔ میں تو کبھی میں یہ مردوں کا حلیہ آتا ہے۔ مسلمان عورتوں کو حج میں بھی بال منڈوانے کی اجازت خدا نے نہیں دی۔ جہاں مردوں کے سر پر یک قلم استرا پھر جاتا ہے۔ بی بیوں آخر میں تو ولایت ہو آئی ہوں اور تم نے خالی ولایت کا نام سنا ہوگا۔ ہو اللہ کہانی ہوگی۔ بجز لندن والیوں کو جانی لیجے بالوں والیاں ملتی ہیں وہاں کتری منڈی ونگ مسود خصم خدا بھی ساتھ دینے کے لیے مل جاتی ہیں۔ مگر یہاں تم ہو اکیلی سہ

خاہی نشوی رسوا ہمرنگ جماعت شو

واہ بی بی واہ کیا قطع بنائی ہے۔ عورتوں کی مرضی دیکھ کے مردوں نے داڑھی منڈوائی چنانچہ سید انشا کہتے ہیں سہ

داڑھی کے منڈانے کی اندر سے جو فرمایا
زاہد نے کہا رو کر جو کچھ ہو رضا بی کی"

مگر ناجان صاحب کہتا ہے سہ

داڑھی منڈواؤ میں باز آئی خدا کے نور سے
آخر تمھارا کیا بگاڑا ہے بالوں نے جو

قینچی لے کے پیچھے پڑ گئی ہو۔ اور اونچی ٹخنے کھلی ازار دیکھ کے ناخوشی یوں ظاہر کی ہوگی!۔

(بزبان پنچ) اے بی بی یہ جو نا قولی کمان کی وضع ہے۔ اے واہ تم تو خوب ہو۔ مردوں کو شریعت نے ٹخنے کھولنے کی ممانعت کی ہے تم عورت ہو اور تمھاری ہر چیز ستر ہے آج ٹخنا کھولتے لاج نہ آئی تو کل پیرس والیوں کی طرح بھری محفل میں ننگی ناچنے میں بھی نہ جھینپو گی۔

شکوہ صیاد کی خو ہوگئی ہے ہم نفس
ورنہ ہم راحت [illegible]

الخشتہ

اگر شیر کا بچہ بازی کی سبب سے ذرا ہمتمند ہے تو مسٹر [illegible] کا بیٹا بھی سمندر کے شریے بچے کی تنبیہ کرتا بھی ان الخشتہ استیاد کے ذیل میں داخل ہے ۔

آپ [illegible] میں فرماتے ہیں کہ شرقی بر [illegible] اور حالت پر حملہ ہو گیا تو بڑی بھگی ابن سعود کا [illegible] حالانکہ ابن سعود بچے سے خود ہی انگریزوں کے ساختہ پرداختہ ہیں ۔ آج مدد سے ہاتھ کھینچ لیں تو سارا وقار خاک میں مل جائے ۔ خود انگریز ہی اون کا وقار بڑھا کے اپنے [illegible] سے ہر [illegible] قریب کرتے جاتے ہیں ۔ قومی [illegible] اور خانہ بھی آقا کا قرب کیے گو ایک آفت ہے [illegible] پانے سے عمان و یمن میں جنگی سامان [illegible] مقدر میں تیغ ہو سکتا ہے ۔

افغانی سفیر [illegible] ابھی [illegible] معلوم ہوتے ہیں سنتے ہیں کہ آپ نے ایک انگریز [illegible] سے شادی رچائی ہے آئندہ موسم بہار میں جو [illegible] عمل ہو جائیگا ۔ شادی کی خبر سے کون خوش نہیں ہوتا مگر تجربہ شاہد ہے کہ ایسی شادی آپ شادی ہوتی ہے [illegible] میں [illegible] کا فرق ہے ۔ خیر خدا مبارک کرے [illegible] ۔ بحمد [illegible] سلامت رہے تو [illegible] ۔

شملہ [illegible] انجمن میں رقصان [illegible] ہوتے ہوان رقص [illegible] بجا نا چنے والیان اسٹیج میں آگ لگ جانے کی وجہ سے جل گئیں ۔ [illegible] کی [illegible] ۔

شملہ میں جمعہ کو ہوا غضب [illegible]

[illegible] کے لوگوں کو رنج کے ساتھ [illegible] کا تماشا بھی دکھا دیا ۔ [illegible] اس رقص [illegible] کو دیکھتے رہے [illegible] اختیار کر [illegible] ۔

آنکھیں سینکیں [illegible]

[illegible] کوئی آنکھ کیسی ہو گئی ہے

[illegible]

[illegible]

کی تاثیر جاتی رہی تو ویک [illegible] بھی سہی ۔

آجکل تمام ایشیائی سلطنتوں کی نگاہیں چین کی حالت متوجہ ہیں ہمارے جاپان کی حیثیت [illegible] اور خارج ہوا [illegible] سکتے ہیں کہ جاپانیوں نے امن و امان کی آزمائش اوسی طرح کی تھی جس طرح چوتھے صیبلا چینک کے صاحب خانہ کی بیداری کا امتحان لیتا ہے ۔ مگر کسی چینی مرغ نے آزادی کی بانگ دی تو بالشویکوں کی سالکہ قائم ہو جائیگی ۔ اور عجب نہیں کہ [illegible] ۔ دشمن [illegible] کی صدائیں ہر گھر سے نکلنے لگیں ۔ [illegible] تہذیب پھیلانے کا بنیاد بگڑ جائیگا ۔

شیعہ کانفرنس پٹنہ میں ہونے والی ہے اور شنتے ہیں کہ اسمین لکھنؤ سے آگرے کی طرح کالج اوڑا لیجانے کی تجویز بھی پیش ہو گی اور ساتھ ہی یہ دعوے بھی ہوگا کہ ساحران افریقہ کے [illegible] سے کالج کا انتظام نکال لیا جائے ۔ مقدم الذکر تجویز سے چراغ سے پرستے چراغ ہو نے والوں کے دعوے کو مضبوط کر دیگی ۔ [illegible] سوال [illegible] کرینگے اور جاری اونہیں ساحروں افریقہ کو ساتھ دیگی جنکے نکال باہر کرنے کا دعوے کیا جائیگا ۔ [illegible] موقع ایسی تجویزوں کا نہیں ہے آگے تم جانو تمہارا کام جانے ۔

کیا [illegible] سروکار

اپ [illegible] ہو مختار

سر [illegible] صاحب بہادر [illegible] کو [illegible] کام کی [illegible] کرتے رہتے ہیں جب جلسہ [illegible] دہلی تشریف لیگئے تو یاروں کو شگوفہ ہاتھ [illegible] جھوٹ موٹ کے دستخط لے بہتان [illegible] کی نقل [illegible] ۔ ان [illegible] جھگڑوں سے کوئی پوچھے کہ [illegible] صاحب [illegible] اس پر [illegible] کے [illegible] ۔ [illegible] کا [illegible] ہو [illegible] ۔ [illegible] لوگوں نے محض [illegible] ۔

[illegible]

کیا وہ افواہ بازی سے نہیں ڈرتے ہے

خوش [illegible] لکھنؤ ار عزیز

کر تکرار جو تقاری ہو یہنا آنتی

کیا معنی کہ جب سے لکھنؤ [illegible] خواندگان [illegible] کی دعوت کی ہوئی [illegible] بدل گئی ہے

[illegible] اور یہ اور لکھنؤ آتا ہے

[illegible] جب [illegible] ہو [illegible] شرعی [illegible] سکتا ہے جب تک [illegible] کو [illegible] اسی وجہ سے [illegible] کے [illegible] سے منع کرتے رہے ۔ پھر جب [illegible] اور دوسری جگہ بھی [illegible] دیگر فرقہ اسلامیہ [illegible] تسلیم کرانے پر [illegible] ایسی حالت میں تمام [illegible] واجب [illegible] ہیں ۔ [illegible] یا حادثے [illegible] ہیں [illegible] تحریری ثبوت [illegible] ۔ والسلام [illegible]

حرمین کا خادم اسلام کا حامی اور سلطان [illegible]

یعنی

خادم الحرمین

[illegible] کا اشاعت [illegible] ہو [illegible] خادم الحرمین [illegible] کی خدمت [illegible] اور [illegible] ۔

خادم الحرمین [illegible] لکھنؤ [illegible] اور [illegible] ۔

[illegible] کا ثبوت [illegible]

المشتہر شیخ [illegible] حسین [illegible]

مایوس نہ ہو

اگرچہ اشتہاری ادویہ نے لوگون کو بدظن کر دیا ہے مگر ہم آپ کو موقع دیتے ہین کہ طلاے عجیب بطور نمونہ صرف ۵ یوم کے لیے قیمتی پندرہ آنہ علاوہ محصول کے طلب فرمائین کچھ عرصہ مین یہ حیرت انگیز طلا بلا آبلہ ڈالے ۔۔۔۔ مخصوص کو قوی اور دراز کر کے خمی کجی لاغری سستی کوتاہی نیز ۔۔۔۔۔۔ کے منحوس اثرات کو دور کر کے دوبارہ شباب کا لطف پیدا کر دے تو بقیہ ۲۶ یوم کے لیے طلا صرف دو روپیہ آٹھ آنہ مین طلب فرمائین ۱۱ یوم تک پرہیز کرین خواہ فعل و مجبوری کر سے پوری شیشی کے ہمراہ حبوب مقوی و دافع جریان قیمتی ۸ بالکل مفت روانہ ہوگا پوری شیشی ۲/۱۱ یوم ۳ محصول ۔ جو صاحب تین دفعہ خرید لیہ ہوگا پوری شیشی کے خریدار سے بصورت عدم نفع دو کی قیمت اور دس سال کے اندر اثر زائل ہو جانے کی صورت مین دوبارہ مفت بھیجنے کا وعدہ۔

منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنو

نمونہ بازی

ایک شاید جسے نمونہ بازی کہتے ہین عموماً لوگ دیتے اپنے اوردوا نے ہمارے برباد کرتے ہور ہر پرچہ دیکھ کے خاموش ہو رہتے ہین۔ یہ سمجھ رہتا ہے کہ پسند آنا تو دوسری بات ہے مضامین سمجھ مین بھی آئے یا نہین ہر پرچہ مین نئے مضامین ہوتے ہین یہ ممکن ہے کہ یہ پرچہ آپ کے مذاق کے موافق نہو لہذا بہتر یہی ہے کہ ایک ششماہی کے خریدار بن جایئے اور حضرت اودھ پنچ کے علمی فیوض سے محض ایک نمبر دیکھ کے محروم نہ رہیے۔

آیندہ نمونہ بھیجا نہ جائے گا قیمت ششماہی تین روپیہ بذریعہ منی آڈر روانہ کیجیے۔ **وی پی** نہ منگایئے بشرط پسند ۲ ہفتے کے اندر بقیہ نمبر جدید یہ پرمیعاد ششماہی کی توسیع سال بھر کیلیے کر دی جائیگی۔

منیجر اودھ پنچ لکھنو

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو کھانسی ہیضہ درد بیٹ اور درد تپ وغیرہ سب بیماریون کو فائدہ دیتی ہے اس کمپنی کی خوش ذائقہ دوائی جو صرف چند قطرے ڈال کر دینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہین قیمت ۸ مین سب جگہ بکتا ہے۔

دو روغ کیسری بچے دانی کو جلن کے چڑھنے کی والی ہوتانی دوا قیمت ۴

بال سدھا بچون کی کمزوری کو دور کر کے بدن کو مضبوط فربہ اور چربیلا بنانے والی میٹھی دوا قیمت ۱۲

ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوا فروشون سے طلب کرو۔

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب | بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اندرچند اینڈ کو لکھنو

ہمارے یہان کے سول ایجنٹ ایف مرزا اینڈ سنس گھسیاری منڈی لکھنو

بہرام کی گرفتاری — شست

جسمین بہرام چوک کا وہاں جیت کیے اور ساتھ مشہور ہو خاص انسپکٹر پولیس کی طرف انگستون اور شید ... خبر رسانی کا اس زمانے میں جو شہرت ... شرلاک ہومز کی ... لکھنو کی جاسوسی ... ناول کو جس زبان مین ... کا وہ ... ایک صفحہ دیکھنے سے ... بچون مین لیسے لطیف حیرت ... رونق کھینچے ہین کہ ہر باب ختم کر کے ... ناول ... بیان ... گیا ہے ... اخلاق ... مضامین سے ... کلیشہ ... قابل ... ہر ... کھیل ... ختم کر کے ... نہایت مفید کار آمد ... کتاب و طباعت نفیس ... نقش ... چار رنگون سے چھاپا گیا ہے ... بیان ... حجم ۴۰ صفحے قیمت ... محصول ... [illegible]

منیجر اردو بک ایجنسی لکھنو سے طلب فرمایئے

مظلومہ کربلا

یعنی ... حضرت ... کا ... اور ... جسمین ... [illegible] ... کتاب کی ... جناب ... السید ... تاریخ ... کربلا ... کے ... سلیس زبان ... رزمیہ قصیدہ ... پیش کیا ہے ... ورق ... ۱۲۰ صفحے ... قیمت ... [illegible]

منیجر اردو بک ایجنسی لکھنو

لنڈن ڈائرکٹری LONDON DIRECTORY.

سالانہ شائع ہوتی ہے۔ جس مین پانچ زبانون مین مقامی اور غیر ملکی کارخانون اور تاجرون کا ذکر ہوتا ہے لنڈن اور انگلستان کے دیگر شہرون اور سلطنت انگلشیہ ہندوستان آئرلینڈ برّاعظم یورپ افریقہ امریکہ ایشیا آسٹریلیا وغیرہ کے مشہور تجارتی مرکزون کے۔

کارخانون اور سوداگرون سے براہ راست خط و کتابت اور معاملہ کا بہترین ذریعہ ہے۔ نام و پتہ مع دیگر تفصیلات کے تین ہزار سے زائد تجارتی عنوانات کے ماتحت دیئے گئے ہین جن مین۔

باہر مال بھیجنے والے تاجر ۔ جہاز پر چڑھنے والے مال کی تفصیل اور کالونیل اور بیرونجات کی بازارون کی تشریح کے ساتھ۔

جہازون کے راستے ۔ مع بندرگاہون اور روانگی جہاز کے متعلق دیگر تفصیلات کی تشریح کے موجود ہے جو کارخانے اپنے تعلقات وسیع کرنے چاہتے ہین یا۔

ایجنسیون کے خواہشمند ۔ ہین ان کا نام و پتہ ایک خانہ مین مناسب عنوان کے ماتحت صرف

ایک پونڈ دس شلنگ ۔ مین درج کر دیا جائیگا۔ بڑے اشتہار کا نرخ ۲ پونڈ فی صفحہ ہے جو صاحب ودائرہ بیرونی تجارت سے دلچسپی رکھتے ہین انکے لیے یہ ڈائرکٹری بہت ہی گرانقدر ہے اور اسکی ایک جلد صرف ۲ پونڈ نقدآرڈر کے ہمراہ موصول ہونے پر بذریعہ پارسل روانہ ہوگی۔

لنڈن ڈائرکٹری کمپنی لمیٹڈ نمبر ۲۵ ابچرچ لین لنڈن ای سی ۴ انگلینڈ